آزمائشوں میں چھپی حکمت

مشکل لمحات زندگی میں رکاوٹیں نہیں، بلکہ یہ دراصل نشوونما کی دعوت ہوتے ہیں۔ ہر چھوٹا انتخاب، ہر خاموش آزمائش یہ ظاہر کرتی ہے کہ آیا ہماری اقدار حقیقی ہیں یا محض دکھاوے کے لیے۔ عام حالات میں دیانت داری، صبر اور کردار کی سالمیت (Integrity) کا انتخاب کر کے ہم خود کو بڑی آزمائشوں کے لیے تیار کرتے ہیں۔ زندگی ہمیں توڑنے کی کوشش نہیں کر رہی؛ یہ ہمیں سنوار رہی ہے۔ چھوٹی چھوٹی آزمائشوں میں اپنے کردار کی حفاظت کریں، کیونکہ وہی خاموشی سے بڑے لمحات کے لیے طاقت کو پروان چڑھاتے ہیں۔

میں نے ایک بار نیم مایوسی کے عالم میں کہا، "زندگی مجھے بار بار مشکل حالات میں کیوں ڈالتی ہے؟" انہوں نے براہِ راست جواب نہیں دیا۔ اس کے بجائے، انہوں نے سوال کیا، "کیا ہو اگر یہ حالات رکاوٹیں نہ ہوں—بلکہ دعوتیں ہوں؟" میں نے الجھن سے ان کی طرف دیکھا۔ "کس چیز کی دعوت؟" میں نے پوچھا۔

"یہ دیکھنے کی کہ آپ اصل میں کون ہیں،" انہوں نے جواب دیا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ زیادہ تر لوگ مشکلات کو غلط زاویے سے دیکھتے ہیں۔ جب کوئی مشکل پیش آتی ہے—تنازعہ، نقصان، دباؤ، یا آزمائش—تو ذہن فوراً اسے بچ نکلنے کے لیے ایک 'مسئلہ' قرار دے دیتا ہے۔ "لیکن ایک اور نظریہ بھی ہے،" انہوں نے کہا، "جو سب کچھ بدل دیتا ہے"۔ انہوں نے جھک کر کہا، "سوچیے، اگر ہر چیلنج دراصل آپ کی دیانت داری اور وقار کو مضبوط کرنے کا ایک موقع ہو؟"۔

میں نے توجہ سے سنا۔ انہوں نے وضاحت کی کہ مشکلات اتفاقی نہیں ہوتیں۔ یہ خود احتسابی کے طور پر کام کرتی ہیں۔ انہوں نے کہا، "وہ آپ کے وقار کا اصل معیار ظاہر کرتی ہیں—کہ جب قیمت چکانی پڑے تو آپ کتنی مضبوطی سے کھڑے رہ سکتے ہیں"۔ وہ معیار نہیں جس کے بارے میں آپ محض بات کرتے ہیں۔ وہ معیار نہیں جس کی آپ دوسروں میں تعریف کرتے ہیں۔ بلکہ وہ معیار ہے جس پر آپ تب کاربند رہتے ہیں جب آپ کا امتحان لیا جاتا ہے۔

انہوں نے ایک سادہ مثال دی: "فرض کریں آپ کو کسی معمولی معاملے میں جھوٹ بولنے کی ترغیب ملتی ہے۔ کچھ بھی ڈرامائی نہیں۔ کوئی نہیں جانے گا۔ فوری فائدہ بھی ہے"۔ "یہ تو کوئی بڑا امتحان نہیں ہے،" میں نے کہا۔ انہوں نے مسکرا کر کہا، "یہی تو اصل وجہ ہے کہ یہ بڑا امتحان ہے"۔ انہوں نے سمجھایا کہ زندگی شاذ و نادر ہی بڑے اخلاقی امتحانات سے شروع ہوتی ہے۔ یہ چھوٹے، روزمرہ کے انتخاب سے شروع ہوتی ہے—بات کرنے کا انداز، وضاحت میں دیانت داری، فیصلے میں انصاف، یا بیزاری کے عالم میں صبر۔

"یہ،" انہوں نے کہا، "تربیتی میدان ہیں۔" انہوں نے یاد دلایا کہ خدا عام طور پر انسانوں کو زندگی میں ایک خاص ترتیب سے مختلف مراحل سے گزارتا ہے۔ "زیادہ تر، ہمیں پہلے مشکل ترین امتحانات نہیں دیے جاتے،" انہوں نے کہا۔ "ہمیں ایسے امتحانات میں ڈالا جاتا ہے جو ہماری استطاعت کے مطابق ہوتے ہیں—جہاں ہمیں روزمرہ کے مواقعوں میں آسانی کے بجائے اپنے اصولوں کے مطابق راستہ اختیار کرنا ہوتا ہے"۔

اگر کوئی شخص چھوٹے معاملات میں دیانت داری برقرار رکھنے میں مشکل کا شکار ہے، تو بڑی آزمائشیں اسے مغلوب کر لیتی ہیں۔ لیکن اگر کوئی عام حالات میں مستقل مزاجی سے وقار کا مظاہرہ کرتا ہے، تو وہ غیر معمولی آزمائشوں کے لیے درکار اندرونی طاقت پیدا کر لیتا ہے۔ "دیانت داری،" انہوں نے کہا، "تدریجی طور پر تعمیر ہوتی ہے"۔

انہوں نے مجھے ایک ایسے شخص کے بارے میں بتایا جو معمولی چیزوں میں اپنی انصاف پسندی کے لیے مشہور تھا؛ جیسے اضافی پیسے واپس کرنا، اخلاقی حدود پار کرنے والی معمولی رعایت حاصل کرنے سے انکار کرنا، اور ناراضگی کے وقت بھی احترام سے بات کرنا۔ "لوگ سمجھتے تھے کہ وہ حد سے زیادہ محتاط ہے،" انہوں نے کہا۔ برسوں بعد، جب اس شخص کو ایک بڑے اخلاقی دوراہے کا سامنا کرنا پڑا، تو اس کے ردعمل نے کسی کو حیران نہیں کیا۔ "وہ پہلے ہی مضبوطی سے کھڑے ہونے کی مشق کر چکا تھا،" انہوں نے کہا۔ "ہزاروں بار"۔

میں نے پوچھا، "تو کیا مشکلات سزائیں نہیں ہیں؟"۔ "نہیں،" انہوں نے جواب دیا، "وہ آئینے ہیں۔" "وہ آپ کو دکھاتے ہیں کہ آیا آپ کی اقدار صرف دکھاوے کی ہیں یا ٹھوس بنیاد پر قائم ہیں۔ آیا آپ کا وقار حالات کا محتاج ہے یا مستحکم ہے۔" "ایک چیلنج،" انہوں نے کہا، "زندگی کا یہ سوال ہے: کیا میں آپ کو مزید ذمہ داری سونپ سکتی ہوں؟"۔

انہوں نے خاموشی اختیار کی، پھر دھیمے لہجے میں مزید کہا، "اگر آپ چھوٹی چیزوں میں دیانت داری سے کام نہیں لیتے، تو جب داؤ پر بہت کچھ لگا ہو تب بھی آپ اچانک اسے حاصل نہیں کر پائیں گے"۔ یہ جملہ میرے ذہن میں بیٹھ گیا۔

گفتگو کے اختتام پر، میں نے ایک بہت پر سکون بات محسوس کی۔ زندگی ہمیں توڑنے کی کوشش نہیں کر رہی۔ یہ ہمیں سنوارنے کی کوشش کر رہی ہے۔ ہر الجھن، تاخیر، تنازعہ، اور آزمائش ایک چھپا ہوا سوال رکھتی ہے: کیا آپ قلیل مدتی راحت کا انتخاب کریں گے——یا طویل مدتی کردار کی سالمیت (Wholeness) کا؟۔ اور شاید کسی شخص کا اصل معیار یہ نہیں ہے کہ وہ نایاب اور ہیرو جیسی کارکردگی دکھانے والے حالات میں کیا کرتا ہے، بلکہ یہ ہے کہ وہ زندگی کی غیر محسوس، روزمرہ کی آزمائشوں میں کس قدر ایمانداری سے اپنے وقار کی حفاظت کرتا ہے۔ کیونکہ وہ چھوٹے چھوٹے لمحات خاموشی سے ہمیں کسی بہت بڑی چیز کے لیے تیار کر رہے ہوتے ہیں۔